David Copperfield

Charles Dickens

چارلس ڈکنز

ڈیوڈ کوپرفیلڈ

سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

ایک گوگل ڈرائیو میں

تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

چارلس ڈکنز ڈیوڈ کوپر فیلڈ

Originally published: 1849

تاریخ ساز ادب کا سفر چارلس ڈکنز پر پہنچ گیا

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے		
The Medieval Period 455 CE-1485 CE		
450-1066 A.D.	Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period	Beowulf
1066-1500 A.D.	Middle English Period	Piers Plowman
1392 The Canterbury Tales Geoffrey Chaucer		
1350-1400 A.D.	The Age of Chaucer	The Canterbury Tales
The Renaissance / Reformation 1485-1660		
1485-1558	Early Tudor Period	Martin Luther, Edmund Spenser
1558-1603 A.D.	The Elizabethan Age	Early works of Shakespeare, Marlowe, Kyd, and Sidney.
1603-1625 A.D.	The Jacobean Age	Shakespeare's later work include Aemilia Lanyer, Ben Jonson, and John Donne.
1625-1649 A.D.	The Caroline Age	John Milton, George Herbert, Robert Herrick, the "Sons of Ben" and others wrote during the reign of Charles I and his Cavaliers.
1667		

<table>
<tr><td colspan="3">Paradise Lost
John Milton</td></tr>
<tr><td>1649-1660 A.D.</td><td>The Commonwealth Age/ Puritan Age / Age of Milton</td><td>Under Cromwell's Puritan dictatorship, John Milton continued to write, but we also find writers like Andrew Marvell and Sir Thomas Browne.</td></tr>
<tr><td colspan="3">The Enlightenment / Neo-classical Period 1660-1785 A.D.</td></tr>
<tr><td>1660-1700 A.D.</td><td>The Restoration Period or The Age of Dryden</td><td>John Dryden, John Locke, Sir William Temple, and Samuel Pepys, and Aphra Behn</td></tr>
<tr><td colspan="3">Alexander Pope
The Rape of the Lock
1712</td></tr>
<tr><td colspan="3">1726
Gulliver's Travels
Dr. Jonathan Swift</td></tr>
<tr><td>1700-1750 A.D.</td><td>The Augustan Age / Classic Age / Age of Pope</td><td>Addison, Steele, Swift, and Alexander Pope</td></tr>
<tr><td>1750-1790</td><td>The Age of Johnson</td><td rowspan="3">Dr. Samuel Johnson, Boswell, and Edward Gibbon who represent the Neoclassical tendencies, while writers like Robert Burns, Thomas Gray, Cowper, and Crabbe show movement away from the Neoclassical ideal.</td></tr>
<tr><td>1745-1783 A.D.</td><td>The Age of Sensibility</td></tr>
<tr><td>1740-1800 A.D.</td><td>The Age of Transition</td></tr>
<tr><td colspan="3">1820
Prometheus Unbound
Lyrical drama by Percy Bysshe Shelle</td></tr>
</table>

1785-1830 A.D. or 1800-1850 A.D.	The Romantic Period	Coleridge, Blake, Keats, and Shelley
1811 - 1820	Regency era	Jane Austen, Sir Walter Scott, Susan Ferrier, and Maria Edgeworth
1790-1890	Gothic writings	Radcliffe, "Monk" Lewis, and Victorians like Bram Stoker in Britain. In America, Gothic writers include Poe and Hawthorne.
1832-1901 A.D.	The Victorian Period	George Eliot, Elizabeth Browning, Alfred Lord Tennyson, Matthew Arnold, Robert Browning, Charles Dickens, and the Brontë sisters.

1849

چارلس ڈکنز ڈیوڈ کوپرفیلڈ

چارلس ڈکنز ڈیوڈ کوپر فیلڈ

بلڈ نگز رومان Bildungsroman

یعنی یہ ایسی تکنیک کا ناول ہے جس میں شخصیت کی نشو نما دکھائی جاتی ہے۔

اچھے کرداروں کو نیکی کا صلہ اور برے کرداروں کا انجام برا ہوتا ہے۔ نیکی برائی پر فتح حاصل کرتی ہے۔

کرداروں کو دیکھتے ہیں

ڈیوڈ کوپر فیلڈ

ناول کا ہیرو

C سے چارلس D سے ڈکنز۔ الٹا کردیں تو D سے ڈیوڈ C سے کوپر فیلڈ۔ مطلب دراصل ڈیوڈ کوپر فیلڈ میں ہمدرد اور انسان سے محبت کرنے والے چارلس ڈکنز نے اپنی زندگی کی کہانی پیش کی ہے۔ تصویر کشی کی کہ دنیا غریب یتیم تنہا اور بے سہارا کو کیسے تنگ کرتی ہے۔ کیسے کیسے مسائل کا وہ سامنا کرتا ہے۔ زندگی کی مشکلات کیا ہیں اور ہم ان کا کیسے سامنا کریں۔ چارلس ڈکنز کی طرح ڈیوڈ کوپر فیلڈ صبر سخت محنت برداشت پیار محبت سے تکالیف برداشت کرتا رہا اور ہمت نہ ہارا۔ خوش اخلاق رہا بالآخر کامیابی نے اسکے قدم چومے۔ ڈیوڈ کوپر فیلڈ کی طرح چارلس ڈکنز بچپن میں فیکٹری میں ملازمت کرنے گیا۔ ایک ایسے سکول کو دیکھا جہاں تعلیم کے علاوہ سب کچھ تھا اور پھر اپنی محنت سے ایک مقام حاصل کرلیا۔

مسز کلارا کوپر فیلڈ

اگرچہ یہ کوپر فیلڈ کی امی ہیں مگر ابھی تو خود بھی بچی ہی ہیں۔ بہت کم عمر، خوبصورت، بچگانہ عادات اور قوت ارادی میں بہت کمزور۔ قوت فیصلہ کی بہت کمی۔ اپنے بچے سے بہت محبت کرنے کے باوجود بھی اسکی حفاظت نہ کر سکیں۔ مسٹر مرڈسٹون سے دوسری شادی کا غلط فیصلہ کیا جس سے انکا پیارا بیٹا ڈیوڈ کوپر فیلڈ اپنے ظالم سوتیلے باپ کی وجہ سے مشکلات اور پریشانیوں میں گھر گیا۔ معصوم اور کم عمر کلارا کوپر فیلڈ معصوم بچے کی طرح دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ دلچسپ پہلو یہ ہے کہ جب ڈیوڈ پہلی شادی کرتا ہے تو اسکی پسند بھی بالکل ایسی ہی لڑکی ہوتی ہے جیسی اسکی ماں تھی۔ کم عمر بچگانہ عادات کی حامل غیر پختہ ذہن اور کمزور قوت فیصلہ کی مالک بہت خوبصورت لڑکی ڈورا کلیئر۔ جلد ہی ڈیوڈ کو اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے اور پھر وہ دوسری شادی جذبات کے بجائے عقل سے ایگ نس سے کرتا ہے جو اسے حقیقی خوشیاں دیتی ہے۔

میں ڈیوڈ کوپر فیلڈ اپنی کہانی آپ کو سناتا ہوں۔ مگر میری کہانی کا ہیرو کون ہے؟ یہ فیصلہ کہانی پڑھنے کے بعد آپکو کرنا ہے۔

مجھے بتایا گیا کہ جمعہ کا دن تھا اور رات بارہ بجے کا وقت جب میں پیدا ہوا۔ جیسے ہی کلاک نے بجنا شروع کیا میں نے رونا شروع کیا۔ میری پیدائش کے دن اور وقت کو دیکھتے ہوئے پہلے میری نرس نے اور پھر ہمسائے میں موجود بزرگ عورتوں نے بالکل صاف الفاظ میں بتادیا کہ ایک تو زندگی بھر بد قسمتی میرا پیچھا کرے گی اور دوسرے مجھ میں صلاحیت ہوگی کہ بھوتوں اور روحوں کو دیکھ سکوں۔ ان کا یقین تھا کہ جو بد قسمت بچے جمعہ کے دن میری پیدائش کے اوقات میں دنیا میں تشریف لاتے ہیں یہ دو تحفے ان میں موجود ہوتے ہیں۔ جہاں تک تعلق ہے میری بد قسمتی سے متعلق پیش گوئی کا تو میری کہانی پڑھنے کے بعد آپ کو صاف طور پر اس کا علم ہو جائے گا جبکہ دوسری پیش گوئی درست ثابت نہیں ہوئی کیونکہ میں اب تک بھوتوں اور روحوں کا نظارہ کرنے سے محروم رہا ہوں۔

Blunderstone, Suffolk, Scotland

میں میری پیدائش ہوئی۔ میں پیدائشی یتیم تھا کیوں کہ میرے اس دنیا میں آنکھیں کھولنے سے چھ ماہ پہلے میرے ابو جان اپنی آنکھیں بند کر کے اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ مجھے یہ سوچ کر عجیب سا احساس ہوتا کہ میرے ابو جان نے مجھے کبھی بھی نہیں دیکھا۔ اس سے بھی زیادہ وہ عجیب احساس میں نے بچپن میں ان کی قبر کے سفید کتبے کے ساتھ تعلق میں محسوس کیا تھا۔ اپنے ابو جان کے لیے میں نے بہت زیادہ ہمدردی محسوس کی کہ وہ تو سرد اور اندھیری راتوں میں اکیلے تنہا لیٹے ہوتے ہیں، جبکہ ہمارے آرام دے کمرے روشن اور گرم ہیں۔

میرے والد صاحب نے محبت کی شادی کی۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی اور میری امی ان سے بہت چھوٹی تھیں۔ مگر جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں ابو جان میرے پیدا ہونے سے چھ ماہ پہلے مر چکے تھے۔

محبت کی شادی کی وجہ سے ان کی آنٹی مس بیٹسی ٹروٹ ووڈ ان سے ناراض ہو گئیں۔ پھر وہ میرے والد سے کبھی نہیں ملیں۔

ہمارے خاندان کا سب سے اہم فرد، بلکہ واحد فرد جن کے پاس دولت بھی تھی، میرے ابو جان کی ایک آنٹی تھیں۔ ان کا نام تو Miss Trotwood تھا مگر میری پیاری امی جان جو ان سے خوف زدہ تھیں، جب بھی ان کا ذکر کرتیں، اگرچہ بہت ہی کم ذکر ہوتا، تو انہیں Miss Betsey کے نام سے پکارتی تھیں۔

احمقانہ حرکتوں کی وجہ سے لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا۔ آنٹی کو بے جوڑ کی شادی کا احساس ہوا تو باہمی رضامندی اور رقم کے ساتھ اسے انڈیا بجھوا دیا۔ حور کے ساتھ لنگور کی طرح کا افسانہ ہمارے خاندان میں دہرایا جاتا تھا۔ یعنی وہ صاحب انڈیا میں ایک مرتبہ ہاتھی پر سیر کرتے ہوئے دکھائی دیے، جبکہ لنگور بھی ان کے ساتھ موجود تھا۔ لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ ان کے ساتھ کوئی بابو ہو گا یا بیگم۔ خیر اس بات کو چھوڑیں۔ جب دس سال کے بعد ان کی وفات کی خبر گھر پہنچی تو کسی کو معلوم نہیں ہو سکا کہ آنٹی نے اس کا کیسا اثر لیا۔ ہاں فوری طور پر اپنے شادی سے پہلے کے لقب Miss"" "" پر واپس ضرور آ گئیں۔ دور ساحلی علاقے کے کم آباد گاؤں میں ایک گھر خریدا۔ ایک ہی ملازم کے ساتھ وہاں پر اکیلے زندگی گزارنے کا آغاز کیا۔ پھر وہاں پر ہی رہتی رہیں۔

میرا خیال ہے کہ کبھی میرے والد صاحب ان کے چہیتے تھے۔ مگر انہوں نے اس بنیاد پر شدید اعتراض کیا کہ میری امی بہت کم عمر ہیں۔ اگرچہ انہوں نے میری امی کو کبھی نہیں دیکھا تھا مگر علم ہو چکا تھا کہ ان کی عمر بمشکل بیس سال ہے۔ اور میرے ابو جان کی عمر ان سے دگنی۔ شادی کے بعد دونوں، آنٹی اور ابو جان کی کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور ایک سال بعد وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

میری پیدائش سے پہلے میری امی جان آتش دان کی آگ کے قریب بیٹھی تھیں۔ ان کی صحت خراب اور ہمّت ختم ہو چکی تھی۔ آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔ میرے بارے میں سوچ رہی تھیں جس کا باپ پہلے ہی مر چکا تھا۔ سوچ رہی تھیں کہ ان کی خراب حالت کی وجہ سے کیا میں دنیا میں زندہ سلامت آ بھی سکوں گا یا نہیں۔

مگر میری پیدائش کے دن آنٹی میری امی کی مدد کرنے آ گئیں۔ وہ غصے والی تھیں اپنا حکم چلاتی تھیں مگر ہمدرد بہت زیادہ تھیں۔ جب کبھی بھی کسی کو پریشان دیکھتیں تو اس کی مدد ضرور کرتیں۔ میری بہت اکیلی اور غمگین امی نے آنٹی کو دیکھا اور رونے لگیں۔ آنٹی حکم چلانے کی عادت کی وجہ سے میری امی کو کہنے لگیں تمہاری بیٹی پیدا ہو گی اور اس بچی کا نام میں رکھوں گی۔

میں ہی اس کی پرورش کروں گی۔ ہم اچھے دوست ہوں گے۔ تم تو بہت چھوٹی ہو۔ یقینی طور پر نہ گھر چلانے کا تجربہ ہو گا نہ بچی کی پرورش

ڈاکٹر سے پوچھا بچی کیسی ہے۔ اس نے جواب دیا بچی نہیں بچہ ہے۔ بیٹا پیدا ہوا ہے۔

آنٹی نے کوئی لفظ نہ بولا اپنا سامان اٹھایا اور وہاں سے چلی گئیں۔ پھر کبھی نظر نہیں آئیں۔

دراصل انہیں میرے والد اور کسی اور وجہ سے بھی اب تک لڑکوں اور مردوں پر غصہ تھا۔

اپنی پیاری امی اور پیاری پیگے ٹی کے ساتھ گزری ہوئی بچپن کی خوشگوار یادیں مجھے اب تک یاد ہیں۔

رات کو میں اپنی پیاری امی کے ساتھ کھیلتا اور پیگے ٹی کو کتابیں پڑھ کر سناتا۔ میری امی اور پیگے ٹی دونوں ہی خوبصورت تھیں۔

ایک دن بیل بجی۔ دروازہ کھولا میری امی کے ساتھ ایک آدمی بھی تھا جس کا نام مسٹر مرڈسٹون تھا۔

میری امی تو اس دن بہت خوبصورت لگ رہی تھیں مگر وہ آدمی مجھے بہت برا لگا۔ اس نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ میری امی نے مجھے پیار کیا اس نے کہا اچھا تو یہ تمہیں بہت پیار کرتی ہیں۔ یہ کہہ کر میری امی کا ہاتھ پکڑا اور ہاتھ کو پیار کیا۔

میں نے یہ دیکھا تو مجھے بہت غصہ چڑھا۔ وہ جب جانے لگا تو میں نے اس سے ہاتھ بھی نہیں ملایا وہ شخص مجھے بہت برا لگا۔

میں کرسی پر بیٹھا اور سو گیا۔ جاگا تو پیگے ٹی اور میری امی آپس میں باتیں کر رہی تھیں۔ پیگے ٹی نے کہا مسٹر ڈیوڈ کاپرفیلڈ مسٹر مرڈسٹون جیسے شخص کو پسند نہیں کریں گے۔ امی رونے لگیں۔ پیگے ٹی تم اتنی بے مروت کیسے ہو سکتی ہو۔ میرا اس شخص کے علاوہ اور کون ہے۔

اس نے مجھے پسند کیا۔ مجھ سے محبت کر رہا ہے کیونکہ میں اسے اچھی لگتی ہوں۔ میں اسے کیسے کہہ دوں کہ مجھ سے دور چلا جائے۔

میں نے بہت افسردگی میں یہ باتیں سنیں اور خاموشی سے اپنے بستر کی طرف چلا گیا۔ اگلے اتوار کو وہ شخص اور میری امی ایک ساتھ چرچ سے واپس آئے۔ پھر ان کے درمیان بار بار ملاقات ہونے لگی۔ مگر وہ شخص مجھے کبھی اچھا نہ لگا۔

ایک دن پیگے ٹی نے میری امی اور اس شخص کو ایک ساتھ باتیں کرتے دیکھا تو پیگے ٹی سخت غصے میں آ گئی۔ مجھ پر بھی غصہ کیا۔

دوسرے دن جب میری امی اس شخص کے ساتھ باہر تھیں تو پیگے ٹی مجھ سے کہنے لگی مسٹر ڈیوڈ میں اپنے بھائی سے ملنے اس کے پاس جا رہی ہوں۔ کیا آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے۔ پھر مجھے غور سے دیکھنے لگی۔ منہ کھولتی جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو مگر پھر خاموش ہو جاتی۔ پھر کہا کہ میں اپنے بھائی کے گھر جاؤں گی۔ وہ سمندر کے کنارے رہتے ہیں۔ وہاں کشتیاں بھی ہیں اور بحری جہاز بھی۔ میرے بھائی کی عادت بھی بہت اچھی ہے۔ میں نے کہا امی اجازت دے دیں گی۔ وہ بولی ہاں وہ اکیلی نہیں رہیں گی۔ مسٹر مرڈسٹون بھی انکے ساتھ رہیں گے۔ پھر ایک دن ہم نے گھوڑا گاڑی پر سفر شروع کیا کیونکہ امی نے جانے کی اجازت دے دی۔

جب میں جانے لگا تو میری امی رو رہی تھیں۔ گھوڑا گاڑی چلنے لگی تو اسے رکوایا

دنیا کی سست ترین گھوڑا گاڑی آہستہ آہستہ چلتی رہی۔ پیگے ٹی کھانے پینے کی بہت ساری چیزیں ساتھ لے آئی تھی۔ میں کھاتا اور سو جاتا۔ پھر ایک ایسی جگہ سمندر کے کنارے پہنچے جہاں مچھلیوں کی بو آ رہی تھی۔

گھوڑا گاڑی کے ڈرائیور خوش مزاج انسان تھے۔ سفر تھا تو بہت لمبا اور تھکا دینے والا مگر بہت اچھا گزرا۔ پیگے ٹی کا بھتیجا ہیم وہاں موجود تھا۔ ہم سمندر کے کنارے موجود تھے۔ مجھے کہا گیا مسٹر ڈیوڈ وہ دیکھو ہمارا گھر۔ میں نے ہر طرف نظر دوڑائی مگر گھر کہیں نظر نہ آیا۔ ہاں خشکی پر چند کشتیاں اور چھوٹے بحری جہاز موجود تھے۔ دراصل ایک چھوٹا سا بحری جہاز ہمارا گھر تھا۔ یہ تھا تو بحری جہاز مگر پرانا ہونے پر اب گھر کی جگہ استعمال کیا جا رہا تھا۔ یہ خشکی پر کھڑا تھا اس میں کھڑکیاں اور دروازے لگا دیے گئے تھے۔ ایک چمنی سے دھواں بھی نکل رہا تھا۔

میری خوشی کی انتہا نہ رہی واہ کمال ہو گیا اب میں بحری جہاز میں رہوں گا۔ پیگے ٹی نے مجھے میرا چھوٹا سا کمرہ دکھایا چھوٹے سے دروازے کو کھول کر میں چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ وہاں ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی جس سے سمندر کو دیکھ سکتے تھے۔ ایک چھوٹا سا آئینہ

ایملی بہت اچھے دوست بن گئے۔ سمندر کے کنارے سیر کرتے اور خوبصورت پتھر جمع کرتے۔ میں نے ایملی سے کہا سمندر کتنا خوبصورت ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں میں سمندر سے خوفزدہ ہوں۔ بعض اوقات یہ بہت ظالم بن جاتا ہے میں نے بہت سی کشتیوں کو سمندر کے ہاتھوں تباہ ہوتے دیکھا ہے۔ درحقیقت مجھے ننھی ایملی سے محبت ہو چکی تھی میں نے اسے اپنے بارے میں اور اپنی امی کے بارے میں بتایا کہ ہم کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے ہیں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ایملی نے مجھے بتایا کہ اس کے امی اور ابو دونوں سمندر میں ڈوب کر مر چکے ہیں۔ ایملی نے بتایا کہ اس کی خواہش ہے کہ بڑے ہو کر وہ بہت باوقار زندگی گزارے۔ میں اور ایملی کھیلتے کشتی میں سمندر کی سیر کرتے۔ دو ہفتے پر لگا کر اڑ گئے وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا

واپسی کے وقت میں بہت اداس تھا۔ اداسی میں اس وقت اضافہ ہو گیا جب مجھے علم ہوا کہ میری پیاری امی مسٹر مرڈسٹون کے ساتھ شادی کر چکی ہیں۔ حیران تھا جس شخص کو میں اتنا برا خیال کرتا تھا اسے میری پیاری امی کیسے پسند کر سکتی تھیں۔ میں گھر پہنچا اپنے کمرے میں جا کر رونے لگا جب بھی میری پیاری امی مجھ سے پیار کرنے لگتیں مسٹر مرڈسٹون وہاں آ جاتا اور میری پیاری امی سے کہتا بچوں کو پیار کی ضرورت نہیں سختی کی ضرورت ہوتی ہے پیار سے وہ بگڑ جاتے ہیں۔ پیاری امی انہیں جواب نہ دے سکیں اور کہا ایسا ہی کروں گی۔ مسٹر مرڈسٹون مجھے کہتا ڈیوڈ جو میری بات نہیں مانتا میں اسے بہت سخت مارتا ہوں تمہیں بھی مار پڑھ سکتی ہے۔ اس نے خود تو کبھی محبت سے بات نہ کی میری پیاری امی کو بھی منع کر دیا کہ مجھ سے پیار سے بات نہ کریں۔ میں اس شخص سے بہت خوفزدہ تھا اور بہت نفرت بھی کرتا تھا۔

پھر ایک اور خوفزدہ کرنے والی عورت اس گھر میں آ گئی۔ مسٹر مرڈسٹون کی بہن ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ رہنے کے لئے آ گئی تھی۔ وہ اپنے بھائی سے بھی زیادہ تیز تھی اور گھر کی مالکن بننے کی فکر میں تھی۔ دوسرے دن ہی میری پیاری امی سے تمام چابیاں لے لیں اور

کہنے لگی اب تمام گھر کو میں چلاؤں گی۔ میری پیاری امی نہ اپنے شوہر مسٹر مرڈسٹون کے سامنے بول سکتی تھیں نہ اس کی بہن کے سامنے کوئی اعتراض کر سکیں۔ اب میری امی کی جگہ وہ گھر کی مالکن تھی۔ مجھے پڑھانے کا کام بھی میری پیاری امی کی جگہ مسٹر مرڈسٹون اور اسکی خوفزدہ کرنے والی بہن نے لے لیا۔ اتنی سختی کرتے کہ میں پریشان ہو کر سب کچھ بھول جاتا اور پھر ایک دن جب میں خوفزدہ ہو کر اپنا سبق بھول گیا تو وہ شخص مجھے پکڑ کر میرے بیڈروم میں لے گیا اور چھڑی سے مارنا شروع کیا۔

میں نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کی اور پھر اس کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اسے تکلیف ہوئی زور سے چیخا اور مجھے اور زیادہ زور سے مارنا شروع کر دیا۔ مجھے مار پڑ رہی تھی درد سے چیخ رہا تھا۔ باہر میری ماں اور پیگے ٹی رو رہی تھیں اور پھر وہ ظالم انسان مجھے کمرے میں بند کر کے چلا گیا۔ کئی دن تک میں اسی طرح کمرے میں بند رہا۔ صرف ظالم شخص کی بہن کو میرے پاس آنے کی اجازت تھی۔ وہ آتی غصے سے دیکھتی تھوڑا سا کھانا رکھتی اور چلی جاتی۔ ظالم بہن بھائیوں نے ایک نئی سازش تیار کی مجھے اپنی پیاری امی اور پیاری پیگے ٹی سے دور ایک سکول میں بھیج دیا۔ اب مجھے وہاں رہنا تھا میری پیاری امی کو مجھے اچھی طرح پیار کرنے اور خدا حافظ کہنے کی بھی اجازت نہیں ملی۔

جب میں گھوڑا گاڑی پر بیٹھ کر اپنے نئے سکول جا رہا تھا اچانک راستے میں پیگے ٹی نے گھوڑا گاڑی رکوائی اور

بہت سے پیسے اور کھانے پینے کی مزیدار چیزیں تھیں۔ گھوڑا گاڑی کا ڈرائیور مسٹر بارکس بھی پیگے ٹی کی طرح موٹا تازہ تھا۔ اس نے پیگے ٹی کا بنا ہوا کیک کھایا مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا اور پیگے ٹی سے شادی کے بارے میں سوچنے لگا۔ میں نے خط کے ذریعے مسٹر بارکس کا پیغام پیگے ٹی کو پہنچا دیا۔ میرے نئے سکول کا نام سیلم ہاوس تھا۔ بہت بڑا مگر عمارت ٹوٹی پھوٹی گندی سنسان۔ اس وقت بچوں کو تو چھٹیاں تھیں مگر مجھے چھٹیوں میں بھی سزا کے طور پر بھیج دیا گیا تھا۔ گند سے بھری ہوئی کلاس میں پورے مہینے اکیلے میں اپنا سبق یاد کرتا رہا۔ ہاں میرے گلے میں ایک تحریر بھی لٹکا دی گئی تھی جس پر بڑے الفاظ میں لکھا گیا تھا احتیاط کرو یہ کاٹتا ہے۔ صرف سوتے

ہوئے یہ تحریر میں اتار سکتا تھا۔ میں پریشان تھا کہ بچے جب یہ تحریر پڑھ کر مجھے ستائیں گے تو میں کیا کروں گا۔ ایک دن مجھے ہیڈ ماسٹر نے بلایا میں نے دیکھا کہ بچے تو بہت برے حال میں رہتے ہیں مگر ہیڈ ماسٹر عیاشی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ اس نے غصے سے مجھے دیکھا اور چیخ کر کہا اچھا تو تم وہ ہو جو لوگوں کو کاٹتا ہے۔

میں تمہارے سوتیلے باپ کو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں اور وہ مجھے۔

مگر تم مجھے نہیں جانتے اس نے میرے کان کو زور سے مروڑا تکلیف سے میری چیخ نکل گئی۔ میں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا کیا گلے میں لٹکی ہوئی تحریر ہٹا سکتا۔ ہوں ہیڈ ماسٹر غصے سے چیخا میری طرف لپکا اور میں وہاں سے بھاگ گیا۔ بچے آئے میری تحریر پڑھی مگر مجھے تنگ نہیں کیا۔ ٹومی ٹریڈلز نامی بچے سے میری گہری دوستی ہو گئی وہ مجھ سے بھی زیادہ بد قسمت بچہ تھا۔ ایک بچہ جیمز سٹیئر فورتھ جس کی عمر سب سے زیادہ تھی وہ خوبصورت بھی تھا اور بچوں میں بہت پسند کیا جاتا تھا۔ میں نے اپنی تمام رقم اسے دے دی تا کہ وہ حفاظت کرے۔ اس نے کہا ہمیں کچھ رقم سے بچوں کی دعوت کرنی چاہیے۔ مجھے اپنی رقم کی فکر تو تھی مگر ہاں کہہ دی اور رات کو میں نے دیکھا کہ میری تمام رقم سے بہت سی کھانے پینے کی چیزیں خریدی جا چکی تھیں جو میرے بستر پر رکھی ہوئی تھیں میں نے بچوں کو کھانے کی دعوت دی۔

میں جلد ہی جان گیا کہ یہ سکول ملک کا بد ترین سکول ہے اور تمام بچے ہی اس سے نفرت کرتے تھے۔ مسٹر کری کل سے سب سے زیادہ نفرت کی جا سکتی تھی جو بچوں کو بات بات پر مارتا صرف وہ سٹیئر فورتھ سے ڈرتا تھا۔ جبکہ میری طرح دوسرے بچے بھی سٹیئر فورتھ کو پسند کرتے۔ وہ مجھ سے عمر میں کافی بڑا تھا مگر ہمارے درمیان گہری دوستی ہو گئی میں اس کے بارے میں بہت زیادہ سوچتا۔

اس سکول میں مسٹر کری کل نے نہ صرف میرا بلکہ تمام بچوں کا ہی مار مار کر برا حال کر دیا۔ مجھ سے کہنے لگے اچھا تو تم کاٹتے ہو مگر تمہیں یہ علم نہیں ہو گا کہ میں بھی کاٹتا ہوں یہ دیکھو یہ کیا ہے۔ میں نے کہا چھڑی ہے۔ جناب مسٹر کری کل نے کہا نہیں یہ چھڑی نہیں ہے یہ دانت ہے جو اب تمہیں کاٹیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھے مارنا شروع کیا بہت مارا دوسرے لڑکوں کی بھی بہت پٹائی کی۔

سٹیئر فورتھ جو مجھے بہت اچھا لگتا تھا ایک رات کو آہستہ آواز میں کہنے لگا ڈیوڈ کوپر فیلڈ تم بہت گہری نیند سوتے ہو مگر مجھے نیند کا مسئلہ ہے مجھے نیند نہیں آتی۔ تم بتا رہے تھے تم نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں ناول پڑھے ہیں وہ تمہیں یاد تو ہوں گے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ روزانہ رات کو تم مجھے سنا دیا کرو میری رات اچھی گزر جائے گی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ سٹیئر فورتھ میں جرات تھی اور وہ اسکول کے ٹیچرز کا

تو خوش ہو گیا مسٹر پیگے ٹی اور ہیم مجھ سے ملنے آئے تھے وہ میرے لئے کھانے پینے کی چیزیں بھی لائے تھے۔ میں نے پیگے ٹی کے متعلق پوچھا بتایا گیا کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ ننھی ایملی اب بڑی ہو چکی ہے اور بہت خوبصورت بھی۔ اسی دوران سٹیئر فورتھ بھی وہاں آ گیا میں نے ان لوگوں کا تعارف سٹیئر فورتھ سے کروایا۔ میں نے ان لوگوں کو بتایا کہ سٹیئر فورتھ میرے ساتھ بہت زیادہ مہربان ہے مجھے مشکلات سے بچاتا ہے اور جب میں ان کے پاس آؤں گا تو سٹیئر فورتھ کو بھی اپنے ساتھ لاؤں گا۔ انہوں نے بھی خوش دلی سے سٹیئر فورتھ کو وہاں آنے کی دعوت دی۔ دراصل سٹیئر فورتھ کی شخصیت ایسی تھی کہ ہر کوئی اس سے دوستی کرنا چاہتا تھا۔

پھر خوشی کا وقت آیا جب کرسمس کی چھٹیوں میں مجھے گھر جانے کی اجازت مل گئی۔ مسٹر بارکس مجھے لینے آئے تھے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ان کا پیغام پیگے ٹی کو پہنچا دیا تھا۔ اس نے پوچھا کیا اس نے کوئی جواب دیا تھا میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کہ پیگے ٹی سے کہنا کہ بارکس جواب کا منتظر ہے۔

میں گھر پہنچا اور دیکھا کہ میرا ایک چھوٹا بھائی بھی پیدا ہو چکا ہے۔ سردیوں کا موسم تھا میری امی آگ کے قریب بیٹھی تھیں اور ایک بہت چھوٹا سا بچہ ان کی گود میں تھا جو دودھ پی رہا تھا۔ میری پیاری امی بیمار ہو چکی تھیں اور سوچوں میں ڈوبی ہوئی۔ وہ بہت کمزور لگ رہی تھیں مگر میری امی اور پیگے ٹی نے مجھے بہت پیار کیا اگرچہ چھپ چھپ کر۔ جبکہ مسٹر مرڈسٹون اور اس کی بہن نے مجھ سے پہلے سے زیادہ

میں نے پیگے ٹی کو بتایا کہ بارکس نے دوبارہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ راضی ہے۔ یہ سن کر وہ بہت دیر تک ہنستی رہی اور مجھے بتایا کہ بارکس مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا وہ اچھا انسان ہے تمہیں شادی کر لینی چاہیے۔ وہ پھر زور زور سے ہنسنے لگی مسٹر ڈیوڈ تم سے اس نے پیغام بھجوایا ہے۔ اگر خود یہ بات کرتا اور قریب ہوتا تو تھپڑ کھاتا۔ وہ ہنس رہی تھی میں چاہتا تھا کہ وہ شادی کر لے۔ جبکہ میری امی چاہتی تھیں کہ پیگے ٹی انکے پاس رہے۔ اس نے بھی کہا کہ وہ شادی نہیں کرے گی اور میری امی کے پاس رہے گی۔ پیگے ٹی کہنے لگی جب

ڈیوڈ پیدا ہوا تھا تو اس کی آنٹی بیٹسی ٹروٹ ووڈ کو بہت غصہ چڑھ گیا تھا اب معلوم ہو گا کہ ایک اور بھائی پیدا ہوا ہے تو اور ناراض ہو جائیں گی۔ میری امی غصے میں بولیں پیگے ٹی میں نے اور اس چھوٹے سے بچے نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو ایسی باتیں کر رہی ہو اس سے تو بہتر ہے کہ تم یہاں سے جا کر بارکس کے ساتھ شادی کر لو۔ پھر دوبارہ رونے لگیں بولیں وعدہ کرو تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی اس پوری دنیا میں صرف تم ہی تو میری دوست ہو۔

میں نے اپنے سوتیلے باپ اور ان کی بہن سے معافی مانگی۔ انہوں نے غصے سے کہا ٹھیک ہے کہ تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس کی بہن بولی مگر تم یہاں کتنے دنوں کے لئے آئے ہو۔ میں نے کہا ایک مہینے کے لئے یہ سن کر اس کا منہ بن گیا۔

ایک دن میں نے اپنے چھوٹے بھائی کو گود میں لے لیا اسے پیار کرنے کی کوشش کی تو میرے سوتیلے باپ کی بہن نے دیکھ لیا۔ غصے سے بچہ مجھ سے چھین لیا اور کہا کہ آئندہ اس بچے کو چھونے کی کوشش ہر گز نہ کرنا۔ کبھی مجھے کہتے کہ یہ بچہ دنیا کا سب سے بگڑا ہوا بچہ ہے۔ میں نے محسوس کر لیا کہ میری امی مکمل طور پر ان دونوں انسانوں کے قبضے میں ہیں ان کے سامنے بولنے کی جرات نہیں کرتیں۔ مجھے وارننگ دی گئی کہ اگر میں اپنے آپ کو ٹھیک نہیں کروں گا تو وہ دونوں مجھے ٹھیک کر دیں گے۔ روزانہ کیلنڈر پر ایک دن کاٹ دیا جاتا کہ میں کب واپس جاؤں گا۔ میں نے محسوس کر لیا کہ اب وہاں میری زندگی عذاب ہے اور

پھر ایک دن مسز کریکل نے مجھے کمرے میں بلایا اور دنیا کی سب سے خوفناک خبر سنائی گئی۔ میری پیاری محبت کرنے والی امی دنیا سے جا چکی تھیں۔ میں اب اس دنیا میں اکیلا تھا اور زور زور سے رو رہا تھا۔ میں سکول سے گھر روانہ ہو گیا اپنی پیاری امی کو دفن کرنے کے لیے۔ گھر میں صرف پیگے ٹی نے مجھ سے پیار کیا۔ میری پیاری امی کی میت وہاں موجود تھی اور ساتھ ہی میرے چھوٹے بھائی کی بھی جو میری امی کے مرنے کے دو گھنٹے بعد خود بھی مر چکا تھا۔ پیگے ٹی نے بتایا کہ میرے بھائی کے پیدا ہونے کے بعد سے وہ بیمار تھیں۔ نئے

شوہر اور اسکی بہن کا رویہ بہت خراب تھا۔ پیگے ٹی نے خیال تو بہت رکھا مگر وہ مرچکی تھیں۔ پیاری امی کو دفن کرنے کے بعد مجھے علم نہیں تھا کہ میں وہاں کیسے رہوں گا۔ مسٹر مرڈسٹون اور اسکی بہن نے پیگے ٹی سے کہا کہ وہاں سے چلی جائے کیونکہ اب ملازم کی ضرورت نہیں اور مجھے مکمل نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ پیگے ٹی نے اپنے بھائی کے گھر جانے کا فیصلہ کیا اور مجھے بھی چند دن اس کے ساتھ جانے کی اجازت مل گئی۔ وہی گھوڑا گاڑی کا ڈرائیور بارکس ہمیں لینے آیا۔ پیگے ٹی کو پیاری امی کی وفات اور گھر چھوڑنے کا افسوس تھا مگر پھر مسٹر بارکس نے اسے خوش کرنے کی کوشش کی۔ گھر پہنچے تو سب نے ہمیں خوش آمدید کہا۔ چھوٹی ایملی اب بڑی ہو چکی تھی اور بہت خوبصورت بھی مگر اس نے اب میرے ساتھ کھیلنے سے پرہیز کیا۔ ہاں جب میں نے اپنے سکول کے بارے میں اسکول کے دوستوں کے بارے میں بتایا تو دیکھا کہ ایملی بہت غور سے یہ باتیں سن رہی ہے وہ دلچسپی لے رہی تھی۔

مسٹر بارکس وہاں آتے رہے اور پیگے ٹی اور ان کی شادی ہوگئی۔ میں ان کی شادی سے خوش تھا واپس گھر گیا تو میرے سوتیلے باپ اور اسکی بہن نے مجھے دیکھ کر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ان کے خیال میں اسکول مہنگا تھا اور اب میں وہاں بھی نہیں جاسکتا تھا۔ میری عمر صرف دس سال تھی وہ میرا گھر تھا مگر مجھے میرے گھر سے جدا کر دیا گیا اور لندن بھیج دیا گیا تھا کہ میں محنت مزدوری کروں۔ اب مجھے بہت تھوڑے پیسوں میں بوتلیں صاف کرنی تھی یا بوتلیں ڈبوں میں بند کرنی تھی۔ وہاں پر بہت سارے دوسرے بچے بھی تھے مگر میں اکیلا وہ بچہ تھا جو کبھی سکول گیا تھا۔ بچے بگڑے ہوئے اور بدتمیز تھے۔ بہت دیر تک کام کرنا پڑتا حالات بہت ہی برے تھے اور مجھے فکر تھی جو کچھ میں نے پڑھنا لکھنا سیکھا تھا وہ سب کچھ بھول جاؤں گا۔ زندگی میرے ساتھ بہت ہی برا کر رہی تھی کیا میں اب کبھی

وہاں مجھے اب مسٹر میکابر کے ساتھ رہنا تھا۔ مسٹر اینڈ مسز میکابر غریب تھے ان کا گھر بھی گندا تھا مگر کبھی غربت کو محسوس نہ ہونے دیتے۔ مسز میکابر ہمیشہ کسی نہ کسی بچے کی دیکھ بھال میں مصروف رہتی۔ وہ شادی سے پہلے امیر تھی انہوں نے بتایا کہ مسٹر میکابر نے بہت سے لوگوں کو قرض کے پیسے واپس کرنے ہیں مگر ان کے پاس پیسے تو تھے ہی نہیں جو واپس کرتے۔ مسٹر میکابر کی آمدنی بہت کم

تھی اور بچے زیادہ۔ جن لوگوں سے قرض لیا تھا وہ روزانہ ان کے گھر آتے اور رقم کی واپسی کے لیے کہتے۔ دونوں میاں بیوی کبھی بہت اداس ہو جاتے اور کبھی بہت خوش دکھائی دیتے۔ میں ان لوگوں کے ساتھ جتنے دن رہا بہت خوش رہا اور کوشش کی کہ میری وجہ سے ان لوگوں کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ جہاں تک ہو سکا ان کی مدد کی بلکہ انہیں رقم بھی دی مگر ایک روز قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے مسٹر میکابر گرفتار ہو گئے اور جیل بھیج دیئے گئے۔ میں ان سے ملا وہ بہت اداس تھے بلکہ رو رہے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر ایک شخص جتنا کمائے گا اس سے کم خرچ کرے گا تو خوش رہے گا اور اگر اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرے گا تو مشکل زندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں نے انہیں شراب خریدنے کے لیے کچھ رقم ادھار دی۔ میں روزانہ جیل میں ان سے ملنے جاتا۔ مسز میکابر نے کہا کہ جب ان کے شوہر جیل سے واپس آئیں گے تو وہ دوسرے شہر میں جا کر ایک نئی زندگی شروع کریں گے۔ میں نے سوچا کہ ان لوگوں کے جانے کے بعد میں کتنا اکیلا رہ جاوں گا۔ میری زندگی بہت مشکل تھی اور پھر میں نے ایک فیصلہ کیا۔ میرے ابو کی آنٹی مس بیٹسی ٹروٹ ووڈ سے مدد لینے کا مجھے علم تھا کہ وہ ڈوور میں کسی جگہ رہتی ہیں۔ پیگے ٹی نے مجھے کچھ رقم بھی دی تھی جسے استعمال کر کے میں نے اپنی آنٹی کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔

مسٹر میکابر کو جیل سے رہائی مل گئی۔ وہ ان کی بیوی اور بچے نئی زندگی گزارنے ایک دوسرے شہر میں چلے گئے۔ میں نے بھی اپنی آنٹی کے پاس جانے کا ارادہ کیا۔ کچھ رقم جو میرے پاس تھی اسے اپنے پرس میں ڈالا سامان ایک صندوق میں بند کیا۔ میں چھوٹا سا تھا اور صندوق بڑا۔ صندوق کو اٹھانے میں بہت مشکل پیش آئی ایک گھوڑا گاڑی والے سے درخواست کی۔ اس نے سامان گھوڑا گاڑی میں رکھا جلدی سے وہ پرس جس میں میری رقم تھی چھینا مجھے دھکا دیا اور تیزی سے گھوڑا گاڑی بھگا کر لے گیا۔ سامان بھی چلا گیا تھا اور رقم بھی۔ اب میں بالکل خالی ہاتھ تھا۔ کچھ دیر بیٹھ کر سوچتا رہا یہ میرے ساتھ کیا ہو گیا کرائے کے لیے رقم تو تھی ہی نہیں مگر ہمت نہ ہاری اور پیدل ہی ڈوور کی جانب روانہ ہو گیا۔ تھکا ہارا سفر کرتا رہا چھ دن اور چھ راتیں گزر گئیں جہاں جگہ ملتی رات کو سو جاتا۔ خوفناک لوگ نظر آتے جن سے بہت ڈر لگتا۔ ایک وہ وقت تھا جب میں اپنی پیاری محبت کرنے والی ماں کے ساتھ آرام دہ زندگی گزارتا تھا اور آج یہ ایک نئی زندگی بھوک پیاس تھکن اور سفر۔ بالآخر اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا ہر ایک سے پوچھا کیا آپ مس بیٹسی ٹروٹ ووڈ کو جانتے ہیں بالآخر اپنی آنٹی کے گھر پہنچ گیا۔ میری حالت اس وقت بہت خراب تھی پھٹے ہوئے کپڑے اور تھکا ہوا بھوکا پیاسا۔ آنٹی نے مجھے دیکھ لیا اور غصے سے کہا بھاگ جاؤ یہاں سے کون ہو تم۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا آنٹی میں ڈیوڈ کوپر فیلڈ ہوں۔ جلدی جلدی کہنے لگا میری امی فوت ہو گئیں سوتیلے باپ نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کیا۔ مجھے محنت مزدوری کرنے بھیج دیا میرے گھر پر بھی قبضہ کر لیا۔ میرا سامان بھی چرا لیا گیا میرے پیسے مجھ سے چھین لئے گئے۔ اب میں تمام راستہ پیدل چل کر یہاں پہنچا ہوں کئی دنوں سے سڑکوں پر سو رہا ہوں۔ آنٹی حیران پریشان مجھے دیکھ رہی تھیں مجھے اپنے کمرے میں اندر لے گئیں۔ جلدی سے کھلایا پلایا گرم کمرے میں آ کر کچھ سکون ملا۔ ملازم سے کہہ کر مسٹر ڈک کو بلایا۔ مسٹر ڈک آئے تو ان سے کہنے لگی آپ جانتے ہیں کہ میرا بھتیجا تھا یہ ڈیوڈ کاپر فیلڈ اس کا بیٹا ہے مجھے کیا کرنا چاہئے۔ مسٹر ڈک کچھ دیر سوچتے رہے پھر بولے اسے نہلانا چاہیے اور ایسا ہی کیا گیا۔ مجھے نہلایا گیا نئے کپڑے پہنائے

گئے اچھا کھانا کھلایا گیا اور ایک گرم کمرے میں اچھے بستر پر سلا دیا گیا۔ جب میں بہتر محسوس کرنے لگا تو آنٹی نے مجھ سے تمام حالات معلوم کیے۔ میں نے انہیں سب کچھ بتا دیا انہیں سخت غصہ چڑھا اور میرے سوتیلے باپ کو خط لکھا۔ میں پریشان تو تھا مگر جان چکا تھا کہ میری آنٹی کی عادت بہت اچھی ہے جب وہ کسی کو پریشان دیکھتی ہیں تو اس کی بہت مدد کرتی ہیں۔ مسٹر ڈک کی بھی کئی سالوں سے وہ

چند دن بعد میرا سوتیلا باپ اپنی بہن کے ساتھ وہاں آ گیا۔ میری آنٹی نے بہت سخت غصے کا اظہار کیا۔ غصے سے کہنے لگیں باقی باتیں تو بعد میں ہوں گی پہلے یہ بتاؤ تم لوگوں کی جرات کس طرح ہوئی کہ میری گھر قدم رکھو۔ انہوں نے کہا کہ ڈیوڈ کوپر فیلڈ کی ماں نے تم سے شادی کر کے بہت بڑی غلطی کی۔

سوتیلے باپ کی بہن جلدی سے بولی میرے بھائی نے غلطی کی اس عورت سے شادی کر کے۔

سوتیلے باپ نے کہا یہ ڈیوڈ کوپر فیلڈ بہت بگڑا ہوا ہے نکما ہے بدتمیز ہے۔ ہم نے اسے ٹھیک کرنے کی بہت کوشش کی مگر دنیا کے سب سے زیادہ بگڑے ہوئے بچے کو ٹھیک نہ کر سکے۔ اس کی ماں نے مرتے ہوئے اس کی دیکھ بھال کی ذمہ داری میرے سپرد کی تھی۔ آپ اسے میرے حوالے کریں تاکہ میں اسے ٹھیک کر سکوں اور اگر آج آپ مجھے یہ بچہ دینے سے انکار کر دیتی ہیں تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ تمام زندگی اسے اپنے پاس رکھنا ہو گا۔ میری آنٹی نے غصے سے کہا ٹھیک ہے اب میں اسے اپنے پاس رکھوں گی تم لوگ یہاں سے چلے جاو۔ میں تمہیں خوب جان چکی ہوں تم نے پہلے اس کی ماں کی زندگی برباد کی اب اس کی زندگی بھی برباد کرو گے جاؤ نکل جاؤ میرے گھر سے دفع ہو جاؤ۔

وہ دونوں گھبرا کر چلے گئے اس وقت مجھے اپنی آنٹی بہت اچھی لگیں۔ میں نے انہیں بہت پیار کیا آنٹی نے کہا ڈیوڈ کوپر فیلڈ اب مسٹر ڈک اور میں تمہاری تعلیم و تربیت کریں گے۔ ایک خوبصورت زندگی کی ابتداء ہوئی میں پڑھائی کرتا کھیلتا ہر طرف خوشیاں تھیں۔ ایک

دن آنٹی اور میں نزدیکی قصبے کینٹربری میں گئے۔ آنٹی نے اپنے عزیز وک فیلڈ سے پوچھنا تھا کہ ڈیوڈ کوپر فیلڈ کی اچھی تعلیم کہاں سے ہو سکتی ہے۔ وک فیلڈ کے گھر پہنچے یورایا ہیپ نے دروازہ کھولا اس کی عمر کم تھی مگر بڑی عمر کا لگ رہا تھا بہت عجیب و غریب بھی تھا۔ مصنوعی مسکراہٹ چلاکی جس میں نمایاں تھی وہ ہمیں اندر لے گیا۔ وک فیلڈ میری آنٹی کے وکیل تھے۔ فیصلہ کیا گیا کہ میں اب وہاں رہوں گا ان کی بیٹی ایگ نس جو میری عمر کی ہی تھی کے ساتھ رہوں گا۔ ایگ نس بہت خوبصورت تھی میں نے اسے بہت پسند کیا۔ اس کی امی کچھ سال پہلے مر چکی تھی اب وہی گھر کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ اس کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا تھا۔ وہاں کے اسکول میں میں نے اب تعلیم حاصل کرنی تھی۔ اپنی آنٹی کی مہربانیوں کو دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس گھر کا ماحول بہت اچھا تھا مگر میں نے دیکھا کہ مسٹر وک فیلڈ خاموش اور پریشان رہتے ہیں اور شراب سے اپنا دکھ کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیا سکول بہت شاندار تھا سیلم ہاؤس سکول کی طرح نہ برے حالات نہ مار کٹائی۔ ٹیچرز کو پڑھانے کا شوق تھا اور بچوں کو پڑھنے کا۔ سب لوگوں کو میں نے پسند کیا ماسوائے ایک شخص کو وک فیلڈ کے گھر میں موجود یوریا ہیپ کو۔ وہ وکالت کے معاملات میں مسٹر وک فیلڈ کی مدد کرتا تھا۔ ہمیشہ مصنوعی قسم کی گفتگو کرتا خود کو عاجز اور حقیر کہتا اور دوسرے کو کہتا آپ بہت بلند ہیں بہت اچھے ہیں۔ ایک دن میں اس کی دعوت پر اس کے گھر چائے پینے گیا وہاں ایک اور شخص مجھے نظر آیا۔ مسٹر میکابر

انہیں دیکھا تو بہت خوش ہوا مگر اس بات کا افسوس ہوا کہ انکے حالات پہلے جیسے ہی تھے۔ وہی غربت وہی قرض اور وہی قرض دار۔ وقت بہت تیزی سے گزرتا رہا اور میں نے اپنی تعلیم مکمل کر لی۔ اب سکول چھوڑنا تھا اور مسٹر وک فیلڈ کا گھر بھی۔ مجھے ایگنس سے جدا ہونے کا بہت غم تھا۔ آنٹی کے مشورے پر میں لندن گیا تاکہ نئی زندگی شروع کرنے سے پہلے دنیا دیکھوں۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں میں مزدوری کرتا تھا۔ وہ پریشانی کا دور تھا مگر اب میں پڑھا لکھا بھی تھا اور خوش حال بھی۔ ہوٹل میں ٹھہرا۔ لندن میں پرانے دوست سٹیئر فورتھ سے ملاقات ہوئی۔ سٹیر فورتھ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا تھا چند دن کے لئے لندن آیا تھا۔ اگلے پورے ہفتے ہم دونوں نے ایک ساتھ لندن کی سیر کی۔ وہ شاندار دوست تھا۔ ہم دونوں پرانی ملازمہ پیگے ٹی سے ملنے گئے۔ پیگے ٹی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ اس کا شوہر بار کس بیمار تھا۔ اس کے بھائی کے گھر بھی گئے جہاں ایملی سے ملاقات ہوئی۔ بتایا گیا کہ ایملی کی شادی ہیم کے

ساتھ ہونے والی ہے۔ سٹیئر فورتھ نے اسے شادی کی مبارکباد دی۔ سوچ رہا تھا کہ اگرچہ ہیم غریب ہے مگر مخلص ہے اور ایملی کا خیال رکھے گا۔ میں بھی دل میں ایملی سے محبت کرتا تھا مگر کیا کر سکتا تھا۔ کچھ دن وہاں پر گزارے واپسی پر سٹیئر فورتھ پریشان لگ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا ڈیوڈ تم نہیں جانتے میں بہت برا ہوں۔ میں اپنے آپ کو برائی سے روکنے کی کوشش کرتا ہوں مگر ناکام ہو جاتا ہوں۔ واپسی پر اپنی آنٹی سے ملاقات ہوئی۔ وہ چاہتی تھیں کہ میں وکالت کا پیشہ اپنالوں میں نے حامی بھر لی اور بہت بڑے وکیل مسٹر سپن لو کی فرم میں کام سیکھنا شروع کر دیا۔ بہت محنت سے کام کرنا شروع کیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا فلیٹ لے لیا۔ وہ بھی میرا دوست سٹیئر فورتھ آیا۔ میں تنہائی سے پریشان تھا اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس کی اور اس کے دوستوں کی شاندار دعوت کی۔ افسوس بھی تھا کہ اس قدر زیادہ رقم کیوں خرچ کی۔ ہم نے خوب کھایا پیا شراب بھی خوب پی پھر تھیٹر جانے کا فیصلہ کیا۔ میری حالت خراب تھی مگر تھیٹر چلا گیا۔ وہاں پر ایک لڑکی مجھے غور سے دیکھ رہی تھی۔ حیران ہو کر دیکھا وہ ایگ نس تھی۔ کیوں کہ تھیٹر تھا اس لئے ہم ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکے۔ میں شراب کی وجہ سے بڑی مشکل سے گھر پہنچا اور چند دن طبیعت خراب رہی۔ شرمندہ بھی تھا کہ ایگ نس نے مجھے کس حال میں دیکھا۔ پھر ایگ نس کا پیغام ملا اور اس سے ملنے گیا۔ میں نے ا

س سے کہا مجھے شرمندگی ہے کہ میں نے شراب پی تھی۔ اس اچھی لڑکی نے مجھے کہا کہ اپنے برے دوستوں سے دور رہو خاص طور پر اس سٹیئر فورتھ سے۔ وہ اس لئے بھی پریشان تھی کیونکہ یوریا ہیپ اس کے والد کے ساتھ پارٹنر بن چکا تھا۔ اب برابر کا حصہ دار تھا۔ دراصل ایگ نس کی ماں کے مرنے کے بعد اس کے باپ نے بہت زیادہ اثر لیا۔ شراب نوشی شروع کر دی کام سے دل ہٹ گیا اور یوریا ہیپ کو موقع مل گیا کہ سب کام اپنے ہاتھوں میں لے لے۔ وہ بہت عیار اور تیز انسان ہے مگر اپنے آپ کو مسکین دکھاتا ہے اور والد کے تمام کاموں پر قبضہ کر چکا ہے۔ اسے پارٹنر بنانے کے علاوہ والد کے پاس کوئی دوسری آپشن نہ تھی۔ میں نے ایگ نس کو پریشان دیکھا تو خود بھی بہت پریشان ہو گیا۔ وعدہ کیا کہ جلد ہی کینٹر بری آؤں گا۔

میں یورایاہیپ سے ملا مگر اسے احساس نہ ہونے دیا کہ اس کے بارے میں برے خیالات رکھتا ہوں۔ میں جان چکا تھا کہ اس کی مصنوعی مسکراہٹ اور عاجزی کے پیچھے ایک خوفناک اور چالاک انسان چھپا بیٹھا ہے۔ سمجھ چکا تھا کہ وک فیلڈ کی تمام چیزوں پر قبضہ کرنے کے بعد یہ شخص اس کی بیٹی سے شادی کرنے کا خواہشمند ہو گا۔ میں سوچ رہا تھا کہ کس قدر خوفناک شخص ہے یہ۔ جیسے ہی اس کے منہ سے ایگ نس کی تعریف سنی دل چاہا اس شخص کو قتل کر دوں۔ یہ بھیانک شخص موقع کی تلاش میں تھا کہ کب وک فیلڈ کی ہر چیز پر قبضہ جما

میں مسٹر سپین لو سے وکالت کی تعلیم حاصل کرتا رہا۔ وہ بہت امیر تھے بیوی مر چکی تھی اور بہت بڑے گھر میں اپنی بیٹی ڈورا کے ساتھ اکیلے رہتے تھے۔ ان کی بیٹی ڈورا کی خوبصورتی پاگل کر دینے والی تھی اور میں پاگل ہو چکا تھا۔ اس سے محبت کرنے لگا تھا مگر اس کی دیکھ بھال کرنے کے لئے جو عورت اس کے ساتھ رہتی تھی وہ بہت خطرناک تھی۔ میری دشمن میرے سوتیلے باپ کی بہن مس مرڈسٹون۔ ڈورا کو میں جتنا پسند کرتا تھا اس عورت کو اتنا ہی ناپسند۔ میں ہر وقت ڈورا کے خیالوں میں کھویا رہتا خواہش تھی کہ اس سے شادی کروں مگر یہ مشکل کام تھا۔ مجھے اپنے پرانے سکول کے دوست بھی ملتے ٹومی ٹریڈلز ملا۔ وہ بھی وکیل بن رہا تھا مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ وہ جلد ہی شادی کرنے والا ہے۔ اگرچہ دونوں ہی غریب تھے یہ تو غریب اور اچھا دوست تھا مگر سٹیر فورتھ کے بارے میں مجھے ایگ نس نے محتاط رہنے کا کہا تھا اور شاید وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔ سٹیر فورتھ بہت خوبصورت تھا مگر جب بات کرتا تو علم ہو جاتا کہ یہ بہت خود غرض ہے۔ ایک دفعہ اس نے مجھ سے کہا ڈیوڈ کوپر فیلڈ وعدہ کرو چاہے میں کتنی بڑی غلطی بھی کروں اسکے باوجود ہم گہرے دوست رہیں گے۔ (سید عرفان علی)

مجھے اپنی پرانی ملازمہ پیگے ٹی کے شوہر کی بیماری کا علم ہوا۔ وہاں پہنچا مجھے دیکھ کر پیگے ٹی بہت خوش ہوئی۔ بارکس نے آنکھیں کھولیں مجھے دیکھا مسکرایا اور مر گیا۔ اسے میری پیاری امی اور چھوٹے بھائی کی قبروں کے قریب ہی دفن کیا گیا۔ اس نے مرنے سے پہلے بہت سی رقم جمع کی تھی جو اب پیگے ٹی کو ملی تھی۔

پھر ایک ایسا واقعہ ہوا جس سے ہم سب لوگوں کو شدید ذہنی صدمہ پہنچا۔ ایملی میرے دوست سٹیر فورتھ کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔ اسے اچھی زندگی گزارنے کا شوق تھا وہ سمجھ رہی تھی کہ سٹیئر فورتھ اس سے شادی کر لے گا۔ اس کا منگیتر ہیم اور پیگے ٹی کا بھائی رو رہے تھے۔ ایملی نے اپنے آخری خط میں سب سے معافی مانگی تھی۔ اس کے محبت کرنے والے انکل نے کہا میں اس کی تلاش میں جا رہا ہوں اور اگر وہ واپس آجائے تو یہ اسکا ہی گھر ہے اسے کچھ نہ کہا جائے۔ اگر میں زندہ واپس نہ آؤں تو اسے بتا دینا کہ میں اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا اور میں اسے معاف کر چکا ہوں۔

پیگے ٹی میرے ساتھ رہنے لندن آگئی۔ میں نے اسے ڈورا کے بارے میں بتایا وہ بہت خوش ہوئی۔ ڈورا کی سالگرہ کے دن میں نے اس سے کہہ دیا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں اس نے بھی محبت کا جواب محبت سے دیا۔ اس وقت میں دنیا کا خوش قسمت ترین انسان تھا یہ دنیا میرے لیے جنت تھی۔ پیگے ٹی کو تو میں ڈورا کے بارے میں بتا چکا تھا اب میں نے ایگ نس کو بھی ڈورا کے متعلق خط میں سب کچھ بتایا۔

ایک دن میری آنٹی بیٹسی ٹروٹ ووڈ مسٹر ڈک کے ساتھ میرے گھر آئیں۔ انہوں نے بتایا کہ سب کچھ ختم ہو گیا اور اب وہ غریب ہیں۔ میں نے انہیں خوش آمدید کہا ان کے سونے کا بندوبست کیا اور ڈک کو نزدیک ہی ایک کمرہ کرائے پر دلوا دیا۔ اچھی پیگے ٹی کو جو رقم ملی تھی اس کے مرحوم شوہر بارکس سے وہ انہیں دینے کی خواہش ظاہر کی مگر انہوں نے منع کر دیا۔ انہیں میری محبت کے بارے میں علم ہوا ڈورا کے بارے میں پتہ چلا تو اپنے تجربے سے بہت کچھ جان گئیں۔ کہنے لگی ڈیوڈ تم اپنی ماں کی طرح بہت محبت کرنے والے اور مخلص ہو مگر مجھے لگ رہا ہے کہ ڈورا بیوقوف اور جذباتی ہو گی۔ تمہیں ایک مخلص اور سنجیدہ بیوی کی ضرورت ہے۔ میں دل میں محسوس کر گیا تھا کہ آنٹی درست کہہ رہی ہیں مگر ڈورا سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا اس کے حسن کا جادو چل چکا تھا۔

ایک دن مجھ سے ملنے ایگ نس آئی۔ آنٹی بیٹسی ٹروٹ ووڈ نے اسے بتایا کہ اس کے والد وک فیلڈ کے کام کرنے کا انداز شراب نوشی

ایگ نس کی حوصلہ افزائی ڈورا کی محبت آنٹی بیٹسی ٹروٹ ووڈ کا خلوص دل میں لئے میں صبح سے شام تک محنت کرتا ایک بہتر مستقبل کی تلاش میں۔ ایک دن ڈورا سے ملا اور اسے بتایا کہ میں کس طرح دن رات محنت کر رہا ہوں۔ اسے یہ بھی بتایا کہ کس طرح آنٹی تمام رقم کھو چکی ہیں اور اب اگر وہ مجھ سے شادی کرے گی تو زندگی گزارنا مشکل ہو گا۔ علم ہی نہ تھا کہ دراصل ڈورا ذہنی طور پر ایک بہت ہی معصوم بچی تھی۔ اس نے میری باتیں سنیں رونا شروع کیا اور بے ہوش ہو گئی۔ مجھے بتایا گیا کہ ڈورا نے مشکلات کا سامنا کرنا سیکھا ہی نہیں وہ ذہنی طور پر ابھی تک بچی ہے۔ مجھے ذہنی طور پر تیار ہونا پڑے گا کہ میں نے ایک بچی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے معصوم بچی کے ساتھ۔ جسے زندگی کے مسائل کا سامنا کرنے کا کوئی تجربہ نہیں۔ میں نے اپنی پیاری ڈورا کو دیکھا اور فیصلہ کر لیا آئندہ ہرگز ہرگز اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ ڈورا کے والد کو ہم دونوں کی محبت کے بارے میں علم نہ تھا۔ میرے سوتیلے باپ کی بہن مس مرڈسٹون پھر ایک مرتبہ ہمارے درمیان آ گئی۔ وہ ڈورا کی دیکھ بھال کرتی تھی اور ہمارے محبت کے خطوط اس نے ڈورا کے والد کے حوالے کر دیئے۔ ڈورا کے والد نے سخت غصے کا اظہار کیا اور کہا کے تم دونوں بہت کم عمر ہو۔ محبت ایک عارضی اور جذباتی شے ہوتی ہے۔ ڈورا کو بھول جاؤ ڈورا سے تمہاری شادی ممکن نہیں۔ محبت کی بات نہ کرو اور اپنا کام کرو۔ کام پر توجہ دو۔ مجھے مس مرڈسٹون پر بہت غصہ تھا میرے سوتیلے باپ اور اس عورت نے ہمیشہ میری زندگی تباہ کی تھی مگر میں ڈورا کو کیسے بھول سکتا تھا۔ کام میں دل لگنا بند ہو گیا ذہنی طور پر سخت عذاب میں تھا۔ پھر ایک دن اچانک خبر آئی کہ ڈورا کے والد مسٹر سپین لو فوت ہو گئے ہیں۔ ڈورا کو اپنے والد کی وفات کا بہت افسوس ہوا بہت زیادہ روئی۔ اس نے کسی سے بھی ملنے سے انکار کر دیا تھا۔ آنٹی نے کہا کہ ذہنی سکون کے لیے مجھے دوسرے شہر چلے جانا چاہیے۔ وک فیلڈ کے پاس جانے کا سوچا ایگ نس سے بھی ملاقات کرنی۔ تھی وک فیلڈ کے آفس میں یوراہ ہیپ کو دیکھا مگر میں اس وقت پریشان ہو گیا جب علم ہوا کہ میکابر بھی اب یوراہ ہیپ ہی کا ملازم ہے۔ اسے علم تھا کہ میں یوراہ ہیپ کو پسند نہیں کرتا۔ اسے یہ بھی علم ہو چکا تھا کہ کاروباری معاملات میں گھپلے ہو رہے ہیں اس لئے مسٹر میکابر مجھ سے بات چیت کرتے ہوئے شرمندگی محسوس کر رہے تھے۔ میں ایگ نس سے ملا اور بہن کی حیثیت سے اس نے مجھ سے بہت محبت کی۔ اس نے مجھے مشورہ دیا کہ مجھے ڈورا کو خط لکھ کر اس سے ملنے جانا چاہیے بلکہ اسے شادی کی دعوت دے دینی چاہیے۔ سب کچھ ٹھیک تھا سوائے یوراہ ہیپ اور اس کی ماں کے۔ وہ دونوں ہر وقت کسی نہ کسی سازش میں مصروف رہتے۔ یوراہ ہیپ وک فیلڈ کو زیادہ سے زیادہ شراب پلاتا اور اب وک فیلڈ اس کے مکمل طور پر قبضے میں آ چکا تھا۔ مگر جب یوراہ ہیپ نے کہا کہ وہ ایگ نس کو پسند کرتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے اس وقت وک فیلڈ بہت سخت غصے میں آ گیا۔ تم نے مجھ سے میری ہر چیز چھین لی میں نے برداشت کر لیا مگر میں تمہاری زبان سے اپنی بیٹی کا نام کبھی نہیں سننا چاہوں گا۔ اپنی بیٹی کو تو میں ہرگز نہیں دوں گا۔ ایگ نس کو ان سب باتوں کا علم تھا مگر وہ بہادر لڑکی بہت ہمت سے یہ سب چیزیں برداشت کر رہی تھی۔

ڈورا کے والد مسٹر سپین لو کے مرنے کے بعد علم ہوا کہ انہوں نے بہت سے لوگوں سے قرض لے رکھا تھا۔ اگرچہ ان کی بہت بڑی جائیداد تھی مگر زیادہ قرض کی ادائیگی میں چلا جانا تھا۔ اس کا مطلب ہے ڈورا سے دولت کی خاطر شادی کرنے والے ساتھ چھوڑ چکے

تھے۔ ڈورا اور میری دوبارہ ملاقاتیں شروع ہو گئیں۔ وقت بہت تیزی سے گزرتا رہا اور پھر وہ خوبصورت دن بھی آ گیا جب میری اور ڈورا کی شادی ہونی تھی۔ شادی کے دن ڈورا بہت خوبصورت لگ رہی تھی ہم دونوں نے زندگی کے خوبصورت ترین دن ایک ساتھ گزارے مگر یہ دن بہت جلدی گزر گئے اور پھر زندگی کی حقیقتوں کا سامنا کرنے کے دن آ گئے۔ مجھے بہت جلد احساس ہو گیا کہ ڈورا تو بہت بیوقوف ہے اسے گھر سنبھالنے کا بالکل تجربہ نہیں۔ ملازم تمام گھر کو سنبھال رہے تھے اور وہ ملازموں کی نگرانی کرنے سے بھی قاصر تھی۔ گھر کا برا حال تھا کبھی کھانا ملتا کبھی نہ ملتا۔ جب بھی اسے سمجھانے کی کوشش کرتا رونے لگتی اگرچہ میں سمجھتا تھا کہ میں شادی کا غلط فیصلہ کر چکا ہوں مگر اب اس فیصلے کو نبھانا ہی تھا۔ میں اس لئے بھی اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ بیمار بھی ہو چکی تھی

ایملی کے انکل اسے تمام یورپ میں تلاش کرتے رہے۔ سٹئیر فورتھ نے اسے محبت کے نام پر دھوکا دیا تھا کچھ دنوں اسے اپنے ساتھ رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ ایملی واپس لندن آ گئی جہاں اس کے انکل نے اسے ڈھونڈ لیا۔ وہ دلبرداشتہ تھی اور بہت کمزور بھی ہو چکی تھی۔ اب ان دونوں نے فیصلہ کیا تھا کہ آسٹریلیا چلے جائیں گے۔ انکل اور ایملی وہاں جا کر ایک نئی زندگی کی ابتدا کریں گے۔

مجھے علم تھا کہ مسٹر میکابر دل کے بہت اچھے ہیں اور پھر انہوں نے ثابت بھی کر دیا۔ وہ یورایا ہیپ کے پاس کام کرتے تھے انہیں علم ہو گیا کہ یہ شخص بہت بڑا فراڈ ہے اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ مظلوم کی مدد کریں گے۔ اگرچہ اس طرح ان کی نوکری بھی چلی جاتی تھی مگر سچ کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ مجھے اطلاع دی کہ میں ان کے پاس آ جاؤں آنٹی میں اور مسٹر ڈک وہاں پہنچ گئے۔ یورایا ہیپ ہمیں دیکھ کر پریشان تھا۔ غصے سے کہا ڈیوڈ کوپر فیلڈ میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ تم ہی کروا رہے ہو۔ اب اس کا برا وقت آ چکا تھا جو بے ایمانیاں اس نے کیں جو گھپلے اور فراڈ کیے سب کے بارے میں پتہ چل گیا۔ مسٹر وک فیلڈ بالکل بے گناہ ثابت ہو گئے۔ اب میری آنٹی کو بہت بڑی رقم ملنی تھی اس لیے کیونکہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا کہ وہ کاروبار میں نقصان اٹھا چکی ہیں جبکہ ایسا نہ تھا۔ یہاں بھی شدید

بے ایمانیاں کی تھیں۔ یورایاہیپ نے جان بچائی اور رات کے اندھیرے میں اپنی ماں کو لے کر سب لوگوں کو برا بھلا کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ اب میری آنٹی دوبارہ امیر ہو چکی تھیں۔ مسٹر میکابر نے ہمارے اوپر جو احسان کیا تھا اب ہماری باری تھی کہ اس کا بدلہ چکا یا جائے۔ انہیں ایک بڑی رقم دینے کا فیصلہ کیا۔ میری آنٹی نے مجھے ایک راز کے بارے میں بتایا۔ راز یہ کہ بہت سال پہلے ان کی شادی

ایملی کے کزن ہیم نے اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ ایملی نے جواب میں لکھا کہ وہ اس قابل نہیں کہ ہیم جیسے اچھے انسان کا سامنا کر سکے۔ ہاں اگلی زندگی میں وہ ضرور خواہش کرے گی کہ ہیم جیسا اچھا انسان اس کا ساتھی ہو۔ اب میں نے یہ خط ہیم کو پہنچانا تھا اندھیری رات تھی بہت تیز ہوا چل رہی تھی۔ میں ڈیوڈ کوپر فیلڈ گھوڑا گاڑی میں ہیم کے گھر کی طرف جا رہا تھا۔ شدید طوفان کے درمیان ہیم کے گھر پہنچا۔ طوفان شدید تھا سمندر کی لہریں بہت بلند ہو چکی تھیں ایک بحری جہاز بہت بری حالت میں ڈوبنے کے نزدیک تھا۔ میں نے ہیم کو دیکھا جہاز میں موجود ایک آدمی مدد کے لیے پکار رہا تھا۔ ہیم نے اسے بچانے کے لیے سمندر میں چھلانگ لگا دی کچھ دیر بعد اس شخص اور ہیم دونوں کی لاشیں کنارے پر آ گئیں۔ میں حیران تھا کیونکہ ہیم نے جس شخص کو بچانے کی کوشش کی وہ میرا دوست سٹیئر فورتھ تھا۔ ہیم اسے پہچان چکا تھا مگر پھر بھی بچانے کی کوشش کی۔ میں سوچ رہا تھا سٹیئر فورتھ نے ہیم کے ساتھ کیا کیا اور ہیم نے اسے معاف کر کے اس کی زندگی بچانے کی کوشش کی۔ میرے دو دوست مر چکے تھے اور میں بہت اداس تھا۔ واپسی پر علم ہوا کہ ڈورا بہت سخت بیمار ہے اس نے ایگ نس کو بلایا اکیلے میں کوئی بات کی اور مر گئی۔ میرے تمام محبت کرنے والے مجھ سے جدا ہو چکے تھے۔ زندگی میں ہر طرف تاریکی ہی تاریکی نظر آ رہی تھی۔ میں پریشانی کی حالت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتا رہا۔ ایگ نس کا خط ملا جس میں اس نے لکھا تھا مجھے علم ہے ڈیوڈ کہ تم بہت پریشان ہوں گے مگر یہ بھی علم ہے کہ تم مضبوط انسان ہوں جلد ہی اپنی مشکلات پر قابو پا لو گے۔ بچپن کی مشکلات کا جس طرح مقابلہ کیا۔ مجھے یقین ہے ایسی ہی بہادری دکھاؤ گے۔ یہ اللہ کی مرضی تھی کہ تم

سے تمہاری پیاری ڈورا واپس لے لی۔ ڈیوڈ جہاں بھی جاؤ ہمیشہ یاد رکھنا کہ تمہاری بہن کی دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ میں نے خط پڑھا اور بہت زور زور سے رونے لگا۔ اداسی سے بچنے کے لئے میں نے لکھنا بھی شروع کر دیا۔ وہ ٹریڈلز کو بھیجتا جو میری تحریروں کو شائع کروا دیتا۔ اب میں بہت مشہور ہو چکا تھا۔ تین سال میں اسی طرح زندگی گزارتا رہا اور پھر واپس لندن آیا۔ ایک پرانے دوست سے ملا جو مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ وہ شادی کر چکا تھا اور بہت اچھی زندگی گزار رہا تھا

میں نے اپنی اکیلی اداس تنہا زندگی کی طرف نظر ڈالی اور مزید اداس ہو گیا۔ مجھے اپنی ماضی کے واقعات یاد آتے رہے مگر ان تمام یادوں میں ایک چہرہ سب سے جدا اور ممتاز تھا ایگ نس کا۔ میں نے ہمیشہ اسے بہن کہا مگر اب محسوس کر رہا تھا کہ اس سے محبت کرتا ہوں۔ ہر مشکل گھڑی میں اس نے میرا ساتھ دیا تھا۔ ڈورا سے شادی ہم دونوں کی بیوقوفی تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ دراصل ایگ نس سے مجھے شادی کرنی چاہیئے تھی مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اب میں ایگ نس سے یہ بات کیسے کہہ سکتا تھا کہیں ایگ نس مجھ سے نفرت نہ کرنے لگے۔ میں مایوس ہو چکا تھا ہر طرف اندھیرا تھا تاریکی تھی۔ دوسرے دن میں اپنی آنٹی سے ملا مسٹر ڈک بھی ان کے ساتھ تھے اور پیگے ٹی بھی ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے کینٹربری جا کر مسٹر وک فیلڈ اور ایگ نس سے ملنا چاہیے۔ میں نے پوچھا کیا ایگ نس کسی کو پسند کرتی ہے وہ بولیں تمہاری

عدم موجودگی میں وہ بیس لوگوں سے شادی کر سکتی تھی مگر اس نے نہیں کی۔ مگر میرا خیال ہے وہ جلد ہی کسی سے شادی کر لے گی۔ میں گیا اور ایگ نس سے ملاقات کی۔ میں نے ایگ نس کو بتایا کہ آج میں جو کچھ ہوں اسکی وجہ سے ہوں اسنے زندہ رہنے کا حوصلہ دیا۔ میں نے اس سے پوچھ ہی لیا کہ کیا وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور زور زور سے رونے لگی۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے اور پھر میرے کہنے پر اس نے بتا دیا کہا جو راز

ی دنیامیں اجالا پھیل چکا تھا۔ آنٹی کو بتایا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور تھوڑے ہی دن بعد ہم نے شادی کر لی۔ جس نے ہمیشہ زندگی میں میری مدد کی وہ میری اپنی تھی۔ میری بیوی اور پھر اس نے بتایا کہ جس رات ڈورا فوت ہوئی اس دن اس نے اپنی آخری خواہش کا اظہار کیا اور مجھ سے وعدہ لیا کہ اس کی خالی جگہ میں لوں گی۔

ایک دن مسٹر پیگٹی مجھ سے ملنے آئے۔ بوڑھے تو ہو چکے تھے مگر صحت مند تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ سب لوگ آسٹریلیا میں ایک اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔ ایملی اپنے ماضی کو بھول چکی ہے۔ وہ ایک پرانا اخبار بھی لائے تھے جسے پڑھ کر مجھے علم ہوا کہ مسٹر میکابر ایک ڈسٹرکٹ کے مجسٹریٹ بن چکے ہیں۔ اپنی نیک دلی اور ایمانداری کی وجہ سے وہ لوگوں میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ آسٹریلیا میں انہیں اطلاع مل چکی تھی کہ سٹیئر فورتھ اور ہیم دونوں ہی مر چکے ہیں۔ ایملی نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مسٹر پیگٹی کے دوبارہ

مکمل آڈیو اور ٹیکسٹ

ممبرشپ کے بعد

03099888638 واٹس ایپ

https://wa.me/923099888638

1	A Christmas Carol	کرسمس کیرل
	A Christmas Carol	کرسمس کیرل (عیدورژن)
2	Oliver Twist	آلیور ٹوئسٹ
3	Great Expectations	گریٹ ایکس پیک ٹیشنز
4	David Copperfield	ڈیوڈ کوپر فیلڈ
5	A Tale of Two Cities	آٹیل آف ٹو سٹیز
6	Bleak House	بلیک ہائوس
7	Pickwick Club	پک وک پیپرز
8	Nicholas Nickleby	نکولس نکل بی
9	Little Dorrit	لٹل ڈورٹ
10	Hard times	ہارڈ ٹائمز
11	Old Curiosity Shop	اولڈ کیوریوسٹیز شاپ
12	Dombey and Son	ڈومبے اینڈ سنز
13	Martin Chuzzlewit	مارٹن چازل وٹ
14	Our Mutual Friend	آور میوچل فرینڈز
15	The Mystery of Edwin Drood	مسٹری آف ایڈون ڈروڈ
16	Barnaby Rudge	بارنے بی رج
18	The Chimes	چائمز
19	Cricket on the Hearth	کرکٹ آن دی ہرتھ
20	Haunted Man and the Ghost's Bargain	ہانٹڈ مین اینڈ گھوسٹ بارگین

ٹامس ہارڈی

کی تمام شاہکار کتب

آڈیو اور ٹیکسٹ

پامیلا

شامیلا

جوزف اینڈ ریوز

ٹوم جونز

رابرٹ لوئی سٹیونسن کے بہترین ناول اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹریژر آئی لینڈ

کڈنیپڈ

ڈاکٹر جیکل اینڈ مسٹر ہائڈ

بوتل میں شیطان سوئی سائڈل کلب

کیپٹن کرے جیئس

ایچ جی ویلز کے بہترین ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹائم مشین

وار آف دی ورلڈ

فرسٹ مین ان دی مون

کنٹری آف دی بلائنڈ

ان ویزی بل مین

آئی لینڈ آف ڈاکٹر مورو

آل ابروڈ فار اروراٹ

اناڑی بھوت